Al-Raqim (Research Journal of Islamic Studies)
Volume 02, Issue 02, October-December 2024.
Open Access at: https://journals.iub.edu.pk/index.php/alraqim/index
Publisher: Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Rahim Yar Khan Campus, Pakistan
Email: editor.alraqim@iub.edu.pk

ڈیجیٹل تعلقات اور حدودِ شرعیہ: سنتِ رسول ﷺ کی روشنی میں

Digital Relationships and the Limits of Shari'ah: In the Light of the Sunnah of the Prophet (ﷺ)

Sajjad Ali Memon
Lecturer, Department of Islamic & Pakistan Studies, Faculty of Agricultural Social Sciences at Sindh Agriculture University Tandojam.
Email: sajjadalimemon6@gmail.com
Imran Ali Pirzada
Lecturer, IBA Community College Dadu, Sindh.
Email: imran.dadu@ibacc.edu.pk
Dr. Aijaz Ali Sodhar
Junior Elementary School Teacher (JEST), Education & Literacy Department, Mehar, Dadu, Sindh, Pakistan
Email: aijazsodhar58@gmail.com

Abstract:
This research article sheds light on the topic of digital relationships and Shariah limits, examining contemporary social and moral challenges in the light of the teachings of the Sunnah of the Messenger of Allah .(ﷺ) In today's fast-paced digital age, the nature of relationships between individuals has changed, and while social media, instant messaging, and virtual communities have made communication easier, they have also raised new questions regarding boundaries and moral responsibilities. This article presents an academic analysis of the Shariah limits of relationships, ethics, and contemporary issues in the light of the Qur'an and Sunnah. References from the works of scholars of the subcontinent and authenticated juristic sources have been included to ensure the academic accuracy and authenticity of the article. The article proves that in Islamic Shariah, the limits of relationships apply not only to physical interactions but

Al-Raqim Research Journal, Department of Islamic Studies, IUB, RYK Campus is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

also to digital and online communications. The findings of the research clearly show that moral awareness, transparency, and adherence to limits are essential in digital relationships, and a practical model of this is present in the Sunnah of the Messenger of Allah.(ﷺ)

Key Words: *Digital Relationships, Shariah Limits, Sunnah of the Messenger Of Allah (ﷺ), Islamic Ethics, Social Media, Moral Responsibilities*

اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت ایسی بنائی ہے کہ وہ اکیلا نہیں رہ سکتا۔ ایک انسان دوسرے انسان کا کسی نہ کسی طرح محتاج ہوتا ہے۔ ایک دوسرے پر انحصار یہ انسان کی خوبی بھی ہے اور خامی بھی۔ اسی ضرورت کے تحت انسانوں کا ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہنا لازمی امر بن جاتا ہے۔ انسانی معاشرہ ہمیشہ سے تعلقات کی بنیاد پر ہی قائم رہتا ہے۔ انسان کی فطرت میں دوسروں سے رابطہ کرنا، میل جول رکھنا اور بات چیت کرنا شامل ہے۔ جدید ڈیجیٹل دور نے ان تعلقات کو ایک نئی شکل دے دی ہے۔ جس کے ذریعے ایک کلک سے ہزاروں افراد سے بیک وقت رابطہ ممکن ہو سکا ہے، روزمرہ کی گفتگو آن لائن ہو رہی ہے، دوریاں مٹ چکی ہیں اور ذاتی معلومات کا بین الاقوامی نیٹ ورک پر تبادلہ عام ہو گیا ہے۔[1] لوگ دور دور سے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ فرد کی غیر موجودگی موجودگی میں بدل چکی ہے۔ یہ تبدیلیاں جہاں انسان کے لیے آسانیاں فراہم کرتی ہیں، وہیں اخلاقی، سماجی اور شرعی چیلنجز بھی پیدا کرتی ہیں۔ انسانی اخلاقیات اور اسلامی تعلیمات کے برعکس جا کر مخالفت میں جا رہی ہیں۔ اسلامی شریعت میں تعلقات کی اہمیت و حدود کا مکمل نظام موجود ہے تاکہ معاشرہ امن، عزت، وقار اور انصاف پر قائم رہے۔ اس لیے ڈیجیٹل تعلقات اور ان کی حدود کا مطالعہ آج کے دور میں بہت ضروری ہو گیا ہے۔

ڈیجیٹل تعلقات کی تعریف:

ڈیجیٹل تعلقات سے مراد ایسے روابط ہیں جو انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، ای میل، فورمز اور آن لائن چیٹ ایپلیکیشنز کے ذریعے قائم ہوتے ہیں۔[2] یہ تعلقات اکثر جسمانی رابطے کے بغیر بنتے ہیں، مگر انسانی دل و دماغ پر ان کے اثرات حقیقی اور گہرے ہوتے ہیں۔

1۔ ڈاکٹر سید حامد فاروق بخاری، اور ڈاکٹر شعیب عارف، اسلامی نقطۂ نظر سے ڈیجیٹل لٹریسی اور آن لائن اخلاقیات، العصر بین الاقوامی تحقیقی جرنل برائے اسلامی علوم، جلد4، شمارہ2(جولائی—دسمبر 2024 :250–234)،
https://al-asr.pk/index.php/alasr/article/view/8

2۔ I. Aaron Ben-Ze'ev، "Online Intimacy and Well-Being in the Digital Age," Frontiers in Psychology، جلد9 (2018): مضمون نمبر1407,
https://doi.org/10.3389/fpsyg.2018.01407

II. Katherine M. Hertlein, "Digital Dwelling: Technology in Couple and Family

اسلامی شریعت میں تعلقات کی حدود صرف جسمانی رابطوں تک محدود نہیں بلکہ الفاظ، خیالات، نیات، اور آن لائن گفت وشنید کی اخلاقیات بھی ان حدود میں شامل ہیں۔[3]

حدودِ شرعیہ اور اخلاقیات:

اسلامی شریعت نے تعلقات کے بارے میں یہ واضح اصول بیان کیے ہیں جن میں حدودِ شرعیہ شامل ہیں:

1۔عفت وحیا: عفت وحیا اسلامی معاشرے کے وہ بنیادی اصول ہیں جو مرد وعورت کے درمیان تعلقات کو پاکیزگی، وقار اور توازن کے ساتھ رکھتے ہیں۔ان اصولوں کا مقصد انسان کی فطری خواہشات کو دبانا نہیں ہے بلکہ ان کو ایک مہذب اور ذمہ دار دائرے میں رکھ کر عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کا حکم ہے، تاکہ انسان خود بھی برائیوں سے محفوظ رہے اور معاشرے میں بھی کوئی بگاڑ نہ ہو۔قرآنِ مجید میں نگاہوں کی حفاظت کرنے[4]، دلوں کی پاکیزگی حاصل کرنے اور رویّوں میں سنجیدگی اختیار کرنے پر زور دے کر یہ واضح کیا گیا ہے کہ بے احتیاطی زیادہ تر اخلاقی کمزوریوں کا سبب بنتی ہے۔حیا انسان کے باطن کو سنوارتی ہے اور عفت اس کے ظاہر کو محفوظ رکھتی ہے۔جب مرد و عورت باہمی معاملات میں حدِّ اعتدال کو ملحوظ رکھتے ہیں اور برائی سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں تو اعتماد، احترام اور ذمہ داری جیسی اقدار فروغ پانے لگتے ہیں۔اس کے برعکس جب حدود سے تجاوز کیا جاتا ہے تو یہ فرد کی شخصیت کو متاثر کرتا ہے اور معاشرے میں مسائل پیدا ہوتے ہیں۔اس لیے اسلام میں لباس، گفتگو اور میل جول کے سلسلے میں ہر سطح پر احتیاط کرنے اور وقار کو اہم سمجھا گیا ہے۔یوں عفت وحیا نہ صرف انفرادی طور پر کردار کی تعمیر کرتے ہیں بلکہ خاندانی نظام اور سماجی امن کے استحکام میں بھی کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔یہ اصول انسان کو خود احتسابی بھی سکھاتے ہیں اور اس کو ایک صاف ستھری، باوقار اور متوازن زندگی کی طرف رہنمائی فراہم کر کے معاشرے کے بہترین افراد بننے میں معاون بنتے ہیں۔

2۔اخلاقِ گفتگو: اسلامی تعلیمات میں گفتگو کی ایک۔مسلم اہمیت ہے۔اسلام نے نہ صرف سچ بولنے کو فرض قرار دیا ہے بلکہ گفتگو میں احترام، شائستگی اور دوسروں کی عزت کا خیال رکھنے کو بھی لازمی قرار دیا ہے۔چاہے ہم کسی سے بالمشافہ بات کر رہے ہوں یا اس کے ساتھ آن لائن رابطے میں ہوں، ہم کو ہر صورت میں اپنی زبان اور لہجے پر قابو رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔قرآن مجید میں ارشاد ہے:

Relationships,"
Family Relations، جلد61، شمارہ3673 :(2012)۔ 383–

3۔امام مسلم، مسلم بن حجاج القشیری، صحیح المسلم، کتاب القدر، باب: قُدِّرَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا، بیروت: دار إحياء التراث العربي، بلا تاریخ، حدیث نمبر 2657۔

4۔القرآن 24: 30، 31۔

"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾"[5]
یعنی "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کرو ."

اس آیت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہماری گفتگو کے اندر صداقت، شفافیت، احترام اور درستگی ہونا ضروری ہے اور ہم کو اپنے الفاظ کے اثرات کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے۔ اسی طرح احادیث میں بھی اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ مومن وہ ہے جو اپنی زبان سے خیر اور بھلائی کی بات کرے، ورنہ خاموش رہنا ہی بہتر ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ "یعنی "جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اس کو چاہیے کہ یا تو اچھا کہے ورنہ خاموش رہے[6]."

آج کے دور میں جب لوگ سوشل میڈیا اور آن لائن پلیٹ فارم پر زیادہ بات چیت کرتے رہتے ہیں، اس اصول کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ آن لائن گفتگو میں بھی یہی بے احتیاطی، غیبت، بدگمانی یا گستاخی عام ہوتے ہیں جو بہت جلد معاشرتی انتشار کا سبب بن سکتی ہے۔ اسلام ہم کو یہی سکھاتا ہے کہ ہم اپنے الفاظ سے دوسروں کے دلوں کو ٹھیس نہ پہنچائیں، بلکہ ان کے ساتھ احترام، نرمی اور مہربانی سے بات کریں۔ اس طرح نہ صرف ہماری گفتگو اخلاق کے دائرے میں داخل ہو کر درست رہتی ہے بلکہ ہمارے معاشرتی تعلقات کو بھی مضبوط اور باوقار بنائے گی۔

3۔ آدابِ رابطہ: اسلامی تعلیمات کے اندر اختلافِ رائے رکھنے، تبادلۂ خیال کرنے اور مشاورت کے آداب کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن و سنت میں واضح طور پر یہ بتایا گیا ہے کہ مومنوں کو ہر معاملے میں ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت اور مشورہ کرنا چاہیے اور دوسروں کے اختلافِ رائے کو بھی احترام اور تحمل کے ساتھ دیکھنا چاہئے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:
" وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ" [7]
یعنی "اور جو اپنے رب کے حکم ماننے والے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کے امور ان کے درمیان مشاورت سے ہوتے ہیں۔"

اس آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مشاورت اور باہمی مشورے کے بغیر کسی بھی معاشرتی یا فردی فیصلے کی تکمیل ممکن نہیں، اس لئے آپس میں ضرور مشورہ کیا جائے اور یہ عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی پسندیدہ ہے۔ اسی طرح حدیثِ نبوی ﷺ میں بھی نرمی، حسنِ

5۔القرآن 33: 70۔

6۔امام بخاری، محمد بن اسماعیل البخاری، الصحیح، کتاب الأدب، باب: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرًا أو ليصمت، بیروت: دار ابن كثير، 2002، حديث نمبر 6018۔

7۔القرآن 42: 38

سلوک اور مشاورت کے آداب بتائے گئے ہیں، جن کی وجہ سے مشورے کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الرِّفْقُ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ"[8] یعنی "ہر معاملے میں نرمی برتنی چاہیے"۔

اس حدیث سے ہم کو یہ سبق ملتا ہے کہ اختلافِ رائے یا مشاورت کے دوران بھی ہم کو سختی کرنے، توہین کرنے یا جھگڑا کرنے سے بچنا چاہیے اور ایک دوسرے کے جذبات کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ یہ اسلامی اصول آج کے دور میں جہاں ڈیجیٹل تعلقات اور آن لائن گفتگو بہت عام ہیں، وہاں پر بھی یہی اصول اسی طرح لاگو ہوتے ہیں۔ آن لائن مباحثے، گروپ چیٹس اور سوشل میڈیا پر تبادلہ خیال میں ہم کو نہ صرف اپنے موقف کو واضح کرنا ہے بلکہ دوسروں کی رائے کو احترام سے غور سے سننے، تحمل سے اس کا جواب دینے اور احترام کے ساتھ اختلاف کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اسی طرح اختلافِ رائے کو ذاتی دشمنی میں تبدیل کرنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ اسلام ہم کو سکھاتا ہے کہ اختلافِ رائے بھی ایک قدرتی اور قابل قبول عمل ہے، اس کو خوش اسلوبی سے ادا کرنا چاہیے تاکہ اس میں اخلاقیات اور ادب برقرار رہیں۔

سنت رسول ﷺ کا اطلاق:

رسولِ کریم ﷺ نے اپنے اخلاقی نظام میں ہر طرح کے تعلقات میں شرافت، عدل، احسان، احترام، احتیاط اور خیر خواہی کے اصول بیان کیے ہیں اور ان پر عمل کرنے کی تاکید بھی فرمائی ہے۔ اسلام کا پیغام یہی ہے کہ انسان نہ صرف اپنے قریبی رشتوں میں بلکہ ہر سماجی اور معاشرتی رابطے میں عزت، انصاف، سچائی اور مہربانی کو اختیار کرے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اچھے معاشرے کی بنیاد انسان کے اخلاقی اقدار، عدل و انصاف اور باہمی عزت و احترام پر قائم ہوتی ہے اور اگر یہ اصول کمزور پڑ جائیں تو معاشرہ انتشار اور بے ایمانی کی طرف مائل ہونے لگتا ہے۔ یہی نبوی تعلیمات کے اصول آج کے دور میں ڈیجیٹل دنیا یعنی آن لائن رابطوں پر بھی اسی ہی شدت کے ساتھ لاگو ہوتے ہیں۔ کیونکہ انسانی رویّے اور اخلاق، چاہے وہ بالمشافہ تعلقات کی صورت میں ہوں یا آن لائن گفتگو میں ہوں پر ایک جیسے ہی رہتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں فرق صرف جگہ اور طریقہ کار کا ہے۔ در حقیقت کئی معاملات میں آن لائن تعلقات بالمشافہ سے زیادہ حساس اور احتیاط طلب ہوتے ہیں، کیونکہ آن لائن گفتگو میں الفاظ کا غلط مطلب نکالنا، تاثر بدل جانا، یا غیر ضروری تنازعہ پیدا ہونا بالمشافہ کے مقابلے میں آسان ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم کو چاہیے کہ ہم اپنے آن لائن رویّے میں بھی شرافت، عدل، احترام، احسان اور خیر خواہی کو اپنا کر دوسروں کے ساتھ احترام اور نرمی سے پیش آئیں اور کسی بھی صورت میں کسی کی بھی تضحیک کرنے، بدزبانی یا غیبت کرنے سے احتیاط کریں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

8۔البخاری، محمد بن اسماعیل البخاری، الصحیح، کتاب الأدب، باب: الرِّفق في الأمر كله(بیروت: دار ابن كثير، 2002) ، حدیث نمبر: 6024۔

"اِنَّ اللہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ" [9]
یعنی بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔
اسی طرح حدیثِ نبوی ﷺ میں بھی نیکی اور حسنِ اخلاق کو ایمان کی علامت قرار دیا گیا ہے، اور آپ ﷺ نے فرمایا:
"إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ "یعنی میں صرف اچھے اخلاق کو مکمل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔[10]
یہ دونوں نصوص واضح کرتے ہیں کہ اخلاقی رویّے نہ صرف بالمشافہ بلکہ آن لائن تعلقات میں بھی ایک ہی معیار کے ساتھ لاگو ہوتے ہیں اور ہم کو ہر صورت میں شرافت، عدل، احسان، احتیاط، احترام اور خیر خواہی کو اپنا کر ایک باوقار اور اخلاقی معاشرہ قائم کرنا چاہیے۔

ڈیجیٹل تعلقات کے شرعی مسائل:

ڈیجیٹل تعلقات میں جن شرعی مسائل پر غور ضروری ہے، ان میں شامل ہیں:

نیات و مقاصد:

ہر عمل کا دار و مدار نیت پر ہے [11] اور ہر تعلق میں مقصدِ شریعت کی پاسداری ضروری ہے۔ ہر عمل کی حقیقت اور اس کی قدر و قیمت کا انحصار انسان کی نیت پر ہوتا ہے۔ اسلام میں نیت کو نہایت اہم مقام دیا گیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف ظاہر دیکھنے والا نہیں بلکہ دلوں کے اندر چھپی ہوئی حقیقتوں کا بھی علم رکھتا اور جانتا ہے۔ اسی لیے کسی بھی کام کا اجر، اس کی قبولیت اور اس کی کامیابی کا دار و مدار ہی اس بات پر ہوتا ہے کہ وہ کام کس مقصد اور نیت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اگر کسی عمل میں سچائی، اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی رضا شامل ہو تو وہ چھوٹا سا عمل بھی ایک عظیم کام بن جاتا ہے اور اگر دکھاوے یا دنیاوی غرض اور فائدے کے لیے کیا جائے تو چاہے کتنا بھی بڑا عمل ہی کیوں نہ ہو لیکن پھر بھی بے ثمر ہی رہ جاتا ہے۔ اسی طرح ہر تعلق میں بھی مقصدِ شریعت کی پاسداری رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ انسان کے رشتے، چاہے وہ والدین کے ساتھ ہوں، بھائی بہنوں یا خاندان کے اندر ہوں یا معاشرتی و کاروباری سطح پر ہوں، لیکن سب کا بنیادی مقصد یہ ہی ہونا چاہیے کہ وہ تعلقات اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ہوں۔ شریعت محمدی ہم کو یہ سکھاتی ہے کہ تعلقات میں محبت، احترام، انصاف اور ذمہ داری کے اصول رہیں، اور کسی بھی تعلق کا مقصد صرف ذاتی فائدہ یا خواہش نہ ہو بلکہ وہ اللہ کی رضا اور معاشرتی کی طرف لے جانے والا ہو۔ اس

9۔ القرآن 90:16

10۔ محمد بن اسماعیل البخاری، الأدب المفرد، حدیث نمبر 273، بیروت: دار الکتب العلمیہ، بغیر تاریخ (n.d.)، "إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ"۔

11۔ امام بخاری، محمد بن اسماعیل البخاری، الصحیح، کتاب الإیمان، باب: مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ صَالِحَةً فَلَهُ الأَجْرُ، بیروت: دار ابن کثیر، 2002، حدیث نمبر 1۔

لیے ہمیں اپنی نیت کو ہمیشہ پاک رکھنا چاہیے اور ہر عمل میں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ ہم اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کر رہے ہیں۔ جب نیت درست ہو گی تو ہمارے تعلقات میں بھی سکون، برکت اور استحکام پیدا ہو گا اور ہماری زندگی کا ہر عمل ایک معنی خیز اور بامقصد بن جائے گا۔

محرمیت وحدود:

غیر محرم افراد کے ساتھ نجی بات چیت کرنے میں کئی خطرات موجود ہوتے ہیں، کیونکہ ایسے مواقع میں گفتگو آسانی سے غلط مفاہیم اور ناپسندیدہ جذبات کی طرف منتقل ہو سکتی ہے۔ جب مرد اور عورت کے درمیان اکیلے یا غیر ضروری طور پر طویل گفتگو ہوتی ہے، تو اس میں نہ صرف باتوں کا انداز اور موضوعات غلط سمت اختیار کر سکتے ہیں بلکہ بعض دفعہ تو ایک معمولی بات بھی دوسرے شخص کے ذہن میں غلط تاثر پیدا کر سکتی ہے۔ نجی بات چیت میں حدود و قیود کی کمی ہوتی ہے اور گفتگو کا معیار بھی غیر ضروری طور پر دوستانہ یا ذاتی ہو سکتا ہے، جس سے غیر مناسب تعلقات کی راہ ہموار ہو جاتی ہے۔ آج کے دور میں جب سوشل میڈیا اور آن لائن پلیٹ فارمز پر رابطے بہت آسان اور سستے ہو گئے ہیں، وہاں پر یہی مسئلہ زیادہ شدت سے سامنے آتا ہے۔ آن لائن چیٹنگ، ویڈیو کال، وائس میسیجنگ یا ٹیکسٹ میسجنگ میں ایک معمولی تبصرہ یا لطیفہ بھی کبھی کبھار غلط مفہوم میں سمجھا جا سکتا ہے اور پھر اس سے تعلقات میں کشیدگی یا غیر ضروری دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی لیے اسلام نے غیر محرم کے ساتھ معاملات میں حدِ اعتدال، احترام اور ضرورت کے مطابق بات چیت کو ضروری قرار دیا ہے تاکہ دونوں طرف کے جذبات اور عزتِ نفس محفوظ رہ سکیں۔ اسلام کا غیر محرم افراد کے درمیان غیر ضروری نجی گفتگو سے بچانے کا مقصد صرف معاشرتی حدود قائم کرنا نہیں ہے بلکہ یہ ایک حفاظتی اقدام بھی ہے جو انسان کو فتنہ، بدگمانی اور غلط فہمیوں سے بچاتا ہے۔ جب گفتگو میں شفافیت، حد بندی اور شائستگی ہو تو تعلقات بھی محفوظ اور باوقار رہتے ہیں اور معاشرے میں اخلاقی نزاکت برقرار رہتی ہے۔

اخلاقی رویّے:

آن لائن دنیا میں کئی ایسے منفی رویّے اور اعمال عام نظر آتے ہیں جو نہ صرف اخلاقی طور پر غلط ہیں بلکہ سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق بالکل بھی جائز نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر بلیک میلنگ، دھوکہ، فراڈ، بدگمانی، غیبت، الزام تراشی، غلط بیانی اور جھوٹی باتیں، یہ سب ایسے اعمال ہیں جو انسان کے دل و دماغ کو نقصان پہنچاتے ہیں اور معاشرے میں بے اعتمادی، انتشار اور فساد کو بڑھانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اسلام یہی تعلیم دیتا ہے کہ ہم کو کسی کی بھی عزت کو مجروح کرنے، کسی کو دھوکہ دینے یا اس کے بارے میں بغیر تحقیق بات پھیلانے سے سختی سے بچنا چاہیے۔ ڈجیٹل دنیا اور آن لائن پلیٹ فارمز پر یہ برائیوں کا پھیلاؤ اس لیے بھی زیادہ خطرناک بن چکا ہے کیونکہ یہاں ایک غلط خبر یا ایک بے بنیاد الزام بہت ہی جلد بہت سارے لوگوں تک پہنچ جاتا ہے اور اس کا اثر کئی زندگیوں پر منفی انداز میں پڑ سکتا ہے۔ غیبت اور

بدگمانی کے ذریعے ایک انسان کی ساکھ کو خراب کیا جاسکتا ہے، اور جھوٹی باتوں سے رشتوں میں دراڑیں پڑتی ہیں۔ اسی طرح بلیک میلنگ یا دھوکہ بازی کسی کی ذاتی زندگی کو تباہ کر سکتے ہے اور یہ عمل نہ صرف دینی لحاظ سے گناہ کے زمرے میں آتا ہے بلکہ قانونی طور پر بھی یہ ایک سنگین مسئلہ بن سکتا ہے۔ اس لئے ہم کو چاہیے کہ ہم آن لائن رابطوں میں ہمیشہ سچائی، انصاف، احترام اور خیر خواہی کو مقدم رکھیں اور اپنے الفاظ واعمال میں احتیاط سے کام لیں۔ جب ہم اپنی آن لائن گفتگو اور رویّے کو سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق بنائیں گے تو نہ صرف ہم خود محفوظ رہیں گے بلکہ ہمارے معاشرے میں بھی اعتماد، امن اور اخلاقی مضبوطی پیدا ہوگی۔

اسلامی اصول اور تعلقات کی بنیاد:

اسلام میں انسانی تعلقات کا نظام عدل، احسان، انصاف، احترام اور عفت جیسے ممدوح صفات پر مبنی ہے۔ قرآن وسنت نے واضح کیا ہے کہ ہر فرد کو معاشرت میں حق اور حدود کی پاسداری کرنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے تعلقات میں سب سے بہتر ہو۔[12]" یہ تعلیم صرف روایتی تعلقات پر ہی لاگو نہیں ہوتی ہے بلکہ یہ ڈیجیٹل اور آن لائن رابطوں میں بھی اسی اصول کی روشنی میں طرز عمل اپنانا ضروری ہے۔

والدین، رشتے دار اور محرمین کے تعلقات:

اسلام میں والدین، بہن بھائی، اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات کے خصوصی حقوق وذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ یہ تعلقات احترام، عاطفہ، اور عدل پر قائم رہیں تاکہ سماجی ہم آہنگی اور خاندان کی سلامتی کو برقرار رکھا جاسکے۔[13]

آن لائن رابطوں میں بھی، محرم رشتوں کے ساتھ بات چیت اور تعلق میں بھی حدود اور آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے، جیسے کہ غیر ضروری نجی باتوں سے گریز اور معلومات کی حفاظت وغیرہ۔

غیر محرم تعلقات اور حدود:

اسلام غیر محرم تعلقات میں حیا، پوشیدگی، اور اخلاقی احتیاط کو ضروری قرار دیتا ہے۔[14] غیر محرم رشتوں میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا لازم ہے۔ مناسب گفتگو کی جائے، غیر ضروری نجی بات چیت سے گریز کیا جائے۔ تعلقات کا مقصد شریعت کے مطابق ہونہ کہ مخالف، آن لائن پرائیویسی کا خیال رکھا جائے، ذاتی معلومات کا غیر ضروری اشتراک نہ کیا جائے اور اس طرح کے دوسرے امور کا خیال رکھا جائے۔ یہ اصول سنت رسول ﷺ اور فقہاء کرام کے نصوص میں واضح نظر آتے ہیں۔

12۔ امام ترمذی، محمد بن عیسیٰ ترمذی، الجامع الصغیر (بیروت: دار الكتب العلمية، 1414ھ/1993ء)، حدیث نمبر 3895۔

13۔ مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح (بیروت: دار الفكر، 1408ھ/1988ء)، كتاب الإيمان، حدیث نمبر 2586۔

14۔ امام مسلم، مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح (بیروت: دار الفكر، 1408ھ/1988ء)، كتاب الإيمان، حدیث نمبر 35۔

سنت رسول ﷺ میں تعلقات کے عملی نمونے:

رسول اللہ ﷺ نے اپنے تعلقات چاہے وہ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ ہوں چاہے غیروں کے ساتھ ہوں مگر ان میں ہمیشہ شفقت، عدل، اور صداقت کا عملی مظاہرہ کیا۔ ہر معاملے میں رائے کو طلب کیا اور باہمی احترام کو برقرار رکھنے کی کوشش کی۔ ہر کسی کی عزت نفس کا خاص خیال رکھا، کسی کے بھی حقوق کی خلاف ورزی نہ کی، ضرورت مندوں کے ساتھ تعاون کیا اور ان کی ہر ممکن مدد کی۔ یہ نبوی اصول آج کے ڈیجیٹل تعلقات پر بھی لاگو ہوتے ہیں، کیونکہ تعلقات کی بنیادی نوعیت تو وہی ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ ان کی نوعیت جدید اور نئی کہہ سکتے ہیں۔ انسانی رویّے بھی بنیادی طور پر وہی ایک جیسے ہی ہیں۔

ڈیجیٹل تعلقات میں اسلامی رہنما اصول:

ڈجیٹل دنیا میں اسلامی تعلیمات کے کچھ اصول ایسے ہیں جن کو ہر وقت مستحضر رکھنا لازمی امر بن جاتا ہے۔

1۔ **اخلاقی شعور:** آن لائن بات چیت کرتے وقت سچائی، احترام، اور انصاف کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

2۔ **حدود کی پابندی:** غیر محرم افراد کے ساتھ نجی اور ذاتی معلومات کی حدبندی ہونی چاہیے۔ ان کے ساتھ تعلقات کو بھی حد کے اندر رکھا جائے۔ اپنی نجی زندگی تک رسائی نہ دی جائے۔

3۔ **نیت کی درستگی:** ڈجیٹل تعلقات کا مقصد شریعت کے مطابق رکھنے چاہئیں۔ ان میں کسی غیر شرعی مقصد کو حاصل کرنے کی نیت نہ کی جائے۔ ان تعلقات میں بھی نبوی تعلیمات اور اللہ تعالی کی رضا کو ملحوظ رکھا جائے۔

4۔ **شفافیت اور احتیاط:** غلط فہمیوں سے بچنے کے لیے ہر رابطے میں شفافیت ہونی چاہیے۔

اسی طرح ڈجیٹل تعلقات کو محدود رکھنے کے ساتھ ان میں احتیاط برتنے کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

جدید ڈیجیٹل چیلنجز:

جدید دور میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے انسانی زندگی کے ہر پہلو اور ہر عمر کے افراد کو متاثر کیا ہے۔ سوشل میڈیا، آن لائن فورمز اور فوری پیغام رسانی کے ذریعے دور دراز سے بھی لوگ ایک دوسرے سے جڑ رہے ہیں، لیکن اس کے ساتھ اخلاقی، سماجی اور ذہنی چیلنجز بھی پیدا ہوگئے ہیں۔ جن میں کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

نجی معلومات کا افشاء ہونا: آج کل کے ڈجیٹل دوٗر میں ڈجیٹل دنیا میں لوگ بغیر سوچے سمجھے اپنی ذاتی اور خاندانی معلومات کو آن لائن شیئر کر دیتے ہیں، اس کی وجہ سے افرادی اور اجتماعی رازداری اور حفاظتی حدود متاثر ہوتی ہیں۔

غیبت، توہین اور نفرت انگیزی: ڈیجیٹل دنیا میں خاص طور پر سوشل میڈیا پر بہت سے افراد غیر اخلاقی تبصرے کرتے ہیں، توہین آمیز مواد شیئر کرتے ہیں یا جھوٹی خبریں اور افواہیں بلا تحقیق پھیلاتے رہتے ہیں، جو کہ سماجی انتشار کا باعث بنتی ہیں۔

آن لائن بدسلوکی اور ہراسگی: ڈیجیٹل دنیا میں ذہنی جنسی تسکین حاصل کرنے کے لئے مختلف حربے استعمال کیے جاتے ہیں۔ صنف نازک کو خاص طور پر اپنے چنگل میں پھنسانے کی سر توڑ کوشش کی جاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں صنف نازک اور نوجوان اور بالغ صارفین آن لائن ہراسگی اور بدسلوکی کا شکار ہوتے ہیں، جو ذہنی دباؤ اور اضطراب پیدا کرتا ہے اور سنگین نتائج دینے والے واقعات رونما ہوتے ہیں۔

نوجوانوں اور خاندان پر اثرات:

ڈیجیٹل تعلقات کے اثرات سب سے زیادہ نوجوانوں جس میں مرد و عورت دونوں شامل ہیں اور خاندان پر پڑتے ہیں۔ کیونکہ نوجوان زیادہ تر اپنا وقت سوشل میڈیا اور آن لائن پلیٹ فارمز اور چیٹنگ کرنے میں گزارتے ہیں، جس سے ان کے اخلاقی شعور اور سماجی تربیت پر گہرا اثر پڑتا ہے۔[15] والدین کی تربیت اور نگرانی کے بغیر نوجوانوں کا غیر اخلاقی یا غیر شرعی روابط میں مبتلا ہونے کا قوی امکان ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ خاندانوں میں رابطے کم ہونے لگتے ہیں، تناؤ زیادہ بڑھ جاتا ہے اور اعتماد میں کمی ہونے جیسے مسائل پیدا ہوتے ہیں، جس سے معاشرتی ہم آہنگی متاثر ہوتی ہے۔

سماجی اور اخلاقی مسائل:

ڈیجیٹل تعلقات میں احتیاط نہ برتنے کی وجہ سے کئی سماجی اور اخلاقی مسائل سامنے آتے ہیں، جن میں فریب اور جھوٹ شامل ہے۔ لوگ آن لائن اپنی شخصیت یا ارادوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں، جو دوسروں کے ذہنوں میں غلط فہمی پیدا کرتے ہیں جس کی وجہ سے تعلقات میں بھی غلط فہمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح حدود کی خلاف ورزی بھی ہوتی ہے۔ یعنی غیر محرم افراد کے ساتھ نجی یا حساس گفتگو کے اصول اکثر نظر انداز ہو جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ بے تکلفی والا تعلق بن جاتا ہے اور آہستہ آہستہ یہ تعلق حدود کو پار کر لیتے ہیں اور غیر اخلاقی اور غیر شرعی تعلق کا روپ اختیار کر لیتے ہیں۔

15۔ ڈاکٹر نوید اقبال، ڈاکٹر اسراء الحسنین قادری، ڈاکٹر مجید نواز ملک، اور ڈاکٹر محمد سہیل، ''اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سوشل میڈیا کے اخلاقی پہلو: پاکستان کے تناظر میں ایک تجزیاتی مطالعہ ,'' معارفِ اولیاء 3، نمبر 1 ,34–43 :(2025) https://www.maarifeauliya.com.pk/index.php/ojs/article/view/74

اسلامی نقطۂ نظر سے حل ور ہنمائی:

اسلام نوجوانوں اور معاشرے کو حدود، اخلاقیات اور ذمہ داریوں کی تربیت دیتا ہے۔ ان کو صراط مستقیم پر لانے کی تعلیم دیتا ہے۔ ان کی دنیا و آخرت کو معزز بنانے کی تاکید کرتا ہے۔ اسلام ڈ جیٹل تعلقات میں بھی حدودِ شرعیہ یعنی غیر محرم تعلقات میں شرعی حدود کو اپنانے کا حکم دیتا ہے۔ اس میں احتیاط کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ انسان کی اخلاقی تربیت کرتا ہے اور اس تربیت کی ذمہ داری والدین اور معاشرہ کے سنجیدہ اور اہل علم پر لاگو کرتا ہے۔ اس کے ساتھ حکومت اور صاحبِ اقتدار لوگوں کو یہ ذمہ داری دیتا ہے کہ لوگوں کی آن لائن اور آف لائن زندگی میں توازن کو برقرار رکھنے کے لئے اقدامات کریں تاکہ نوجوان اخلاقی اور سماجی بگاڑ سے بچ سکیں اور اپنی زندگی کو درست رخ دے سکیں۔

نوجوانوں کی فطرت اور حساسیت:

اسلام میں نوجوانوں کو معاشرتی اور اخلاقی ترقی کے لیے حساس اور تربیت پذیر سمجھا گیا ہے۔ اسلام نوجوانوں کے دل، دماغ اور اخلاقی رویوں کو مضبوط بنانے پر زور دیتا ہے تاکہ وہ معاشرے کے بہترین افراد بن کر مثبت کردار ادا کر سکیں۔ نوجوانوں کی تربیت میں علم و شعور، اخلاقی اور مذہبی اصولوں کی پابندی اور صحیح رویوں اور حدود کی پاسداری بنیادی اور اہم ستون ہیں۔ یہ ڈیجیٹل دور میں بھی اہم ستون ہیں، کیونکہ ان کی غیر موجودگی میں آن لائن تعلقات میں نوجوان اکثر غلط معلومات، غیر اخلاقی روابط اور سماجی دباؤ کا شکار بن جاتے ہیں۔

سنت صحابہ کی تربیت اور عملی مثالیں:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت نوجوانوں کے لیے ایک عملی نمونہ ہے۔ سیر صحابہ کے مطالعہ سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ نے اپنی تعلیم و تربیت اور عملی کردار کے ذریعے نوجوانوں کی اخلاقی و فکری رہنمائی فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو قرآن مجید کی روشنی میں علم سکھایا تاکہ وہ معاشرت میں صحیح فیصلے کر سکیں۔ ان کی اخلاقی تربیت کی، عدل، صبر اور احسان کی تعلیم دی تاکہ وہ اپنے اخلاق مضبوط رکھیں۔ ان کو تعلقات میں حدود اور ذمہ داریوں کا ادراک کرایا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے نوجوانوں اور نئی نسل کو اسی تعلیم سے روشناس کرایا اور ان کی ویسی ہی تربیت کی جیسی ان کی اپنی خود کی ہوئی۔ یہی تعلیم آج کے ڈیجیٹل تعلقات میں بھی لازمی ہے۔

نوجوانوں کا ڈیجیٹل تحفظ:

موجودہ دور میں نوجوانوں کو ڈیجیٹل تعلقات کے سلسلے میں محفوظ رکھنے کے لیے اسلامی تعلیمات کے پیش نظر یہ چند اہم اصول ہیں:

1۔ نوجوانوں کو یہ سکھایا جائے کہ آن لائن تعلقات میں غیر محرم افراد کے ساتھ نجی معلومات کا اشتراک نہ کریں۔

2۔ والدین اور اساتذہ نوجوانوں کو آن لائن تعلقات میں بھی احترام، سچائی، اور محتاط رویہ اختیار کرنے کی ہدایت کریں اور ایسی تربیت دیں۔
3۔ نوجوانوں کو سمجھایا جائے کہ ہر عمل کا مقصد شریعت کے مطابق ہونا چاہیے اور ہر بات میں شریعتِ اسلام کے احکامات کو مد نظر رکھا جائے۔

خلاصہ کلام:

اس تحقیقی مقالے میں یہ واضح کیا گیا کہ ڈیجیٹل تعلقات نے انسانی معاشرت میں انقلابی تبدیلیاں برپا کی ہیں، طرز تعلقات میں بھی جدت اور تیزی پیدا کی ہے مگر ان کے ساتھ کئی اخلاقی، سماجی اور شرعی چیلنجز بھی پیدا ہوئے ہیں۔ اسلام نے حدودِ شرعیہ، اخلاق، نیتوں کی درستگی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تربیتی مثالیں فراہم کی ہیں جو نوجوانوں اور معاشرے کو ان چیلنجز سے محفوظ رکھ سکتی ہیں اور ان کی درست اور صحیح سمت میں رہنمائی کر سکتی ہیں۔ اس تحقیق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نوجوانوں کا تحفظ، والدین کی نگرانی، اور تعلیمی اداروں کی تربیت نوجوانوں کی آن لائن زندگی میں مثبت رویہ اور شرعی حدود کی پاسداری کے لیے ناگزیر ہیں اور اس میں والدین، اساتذہ اور صاحبِ اقتدار شخصیتیں رہنمائی کر سکتے ہیں۔ اگر جدید ڈجیٹل دنیا میں اپنے نوجوانوں اور آنے والی نسلوں کو محفوظ رکھنا ہے اور ان کی درست سمت میں رہنمائی کرنی ہے تو سنت رسول ﷺ اور سیر صحابہ سے ان کو روشناس کرنا نہایت ضروری ہے۔

نتائج تحقیق:

1۔ تحقیق سے ظاہر ہوا کہ ڈیجیٹل تعلقات نوجوانوں کی اخلاقی، ذہنی اور سماجی تربیت پر براہِ راست اثر ڈالتے ہیں۔ غیر محرم لوگوں سے رابطے، نجی معلومات کا اشتراک اور آن لائن غیر اخلاقی رویے نوجوانوں کی شخصیت، کردار اور خاندانی تعلقات پر منفی اثر ڈال سکتے ہیں۔
2۔ قرآن مجید و سنت رسول ﷺ اور صحابہ کرام کی تربیتی مثالوں سے یہ واضح کرتے ہیں کہ حدودِ شرعیہ، اخلاق، اور نیتوں کی درستگی نوجوانوں کو آن لائن تعلقات میں رہنمائی اور تحفظ فراہم کیا جا سکتا ہے۔

سفارشات:

1۔ نوجوانوں کے لیے باقاعدہ تربیتی پروگرام منعقد کئے جائیں، لیکچرز اور ورکشاپس کا اہتمام کیا جائے اور ان کی رہنمائی کے لئے مراکز قائم کیے جائیں تاکہ وہ ڈیجیٹل اور آن لائن تعلقات میں محتاط اور اخلاقی فیصلے کر سکیں اور غیر اخلاقی اور غیر شرعی تعلقات سے خود کو محفوظ رکھ سکیں۔
2۔ والدین اور اساتذہ نوجوانوں کے ساتھ مسلسل مکالمہ رکھیں، ان کے رویوں اور ڈجیٹل استعمال کی نگرانی کرتے رہیں تاکہ ان اصلاح ہو سکے۔

3۔ نوجوانوں کو اخلاقی اور شرعی حدود کی اہمیت بتائی جائے، ان کو سنت رسول ﷺ اور سیر صحابہ کی تعلیم دی جائے تاکہ وہ آن لائن ماحول میں بھی معاشرتی اور مذہبی اصولوں کا احترام کریں اور ڈیجیٹل دنیا میں بھی اسلامی احکامات سے واقف ہوں۔

4۔ سکولوں، کالجوں، جامعات، اور اسلامی اداروں میں آن لائن اخلاقیات، نیت کی درستگی، مقاصد کا درست تعین کرنے اور حدودِ شرعیہ پر خصوصی کورسز متعارف کرائے جائیں۔